مرثیہ در حال بنت رسولؐ حضرت فاطمہ زہراؑ

مولانا سید صادق حسین عقیلؔ برادر حضرت ماہرؔ ابن زین العلماء سید علی حسین

(۰)

[وا حسرتا حبیب خدا کا سفر ہوا
عالم تمام رنج سے زیر و زبر ہوا
غم سے بتول کا تہہ و بالا جگر ہوا
تھے فاطمہ کے بین کہ ویران گھر ہوا
'ہائے مرا شفیق پدر مجھ سے چھوٹا ہے
مجھ پر یہ کیا پہاڑ مصائب کا ٹوٹا ہے]

(۵)

زینت تھی جس سے ارض وسما کی وہ کیا ہوا
(رونق تھی جس سے عرش علا کی وہ کیا ہوا)
جس سے بنا تھی وحی خدا کی وہ کیا ہوا
توقیر جس نے میری سدا کی وہ کیا ہوا
آتی تھی میں جو باپ کی تسلیم کے لئے
ہے خوب یاد اٹھتے تھے تعظیم کے لئے

(۶)

اب کون میری قدر شناسی کو آئے گا
اب کون مجھ کو فاطمہؑ کہہ کر بلائے گا
ہر بار کون مجھ کو گلے سے لگائے گا
شفقت سے کون پہلو میں اپنے بٹھائے گا
مشہور بے پدر ہوا اب نام فاطمہؑ
ہمراہ باپ کے گیا آرامِ فاطمہؑ

(۷)

مجھ کو نہ موت آئی سفر کر گئے پدر
داغ یتیمی سے مرا ٹکڑے کیا جگر
ایسا شفیق کون ہے جو میری لے خبر
ناسور میرے دل میں رہے گا یہ عمر بھر
دنیا میں میرا ان کا کبھی ساتھ پھر بھی ہو
امید یہ نہیں کہ ملاقات پھر بھی ہو

(۸)

پاؤں اگر میں خیر بشر کو تو چین آئے
روشن کریں وہ آن کے گھر کو تو چین آئے
تسکین کچھ ہو درد جگر کو تو چین آئے
ایک بار دیکھ لوں جو پدر کو تو چین آئے
کوئی بتا دے اس کی دوا ہائے کیا کروں
کیوں کر قرار دل کو مرے آئے کیا کروں

(۹)

جب دن بہ دن سوا ہوا رونا بتولؑ کا
شیرؑ خدا سے اہل محلہ نے یہ کہا
رونے سے رات دن کے ہے تکلیف اب سوا
کہئے یہ فاطمہؑ سے کہ اے بنت مصطفیٰؐ
رونے سے ہم ترس گئے آرام و چین کو
کم کیجئے خدا کے لئے شور و شین کو

(۱۰)

ماں باپ نے ہمارے بھی دنیا سے کی قضا
کچھ روز ان کے غم میں کیا نالہ و بکا
جس طرح آپ روتی ہیں اے اشرفؑ النسا
ایسا تباہ حال تو ہم نے نہیں کیا
آرام ہم سبھوں کا نہ دن رات کھویئے
یا دن کو رویا کیجئے یا شب کو رویئے

(۱۱)

دولت سرا میں آئے شہنشاہؑ انس و جاں
دیکھا کہ رو رہی ہے وہ مخدومۂ جہاں
باراں کی طرح اشک ہیں رخسار پر رواں
آکر قریب فاطمہؑ شہؑ نے کیا بیاں
اہل وطن تمہاری شکایت کو آئے ہیں
فریاد شور و شین مرے پاس لائے ہیں

(۱۲)

جب فاطمہؑ نے اہل وطن کا سنا پیام
حیدرؑ سے کی یہ عرض کہ اے شاہؑ نیک نام
کچھ دن کی میہمان ہوں اب عمر ہے تمام
پر رووٴں گی پدر کی جدائی میں صبح و شام
کہہ دیجئے کہ جب میں زمانے سے جاؤں گی
دنیا میں پھر نہ باپ کے رونے کو آؤں گی

(۱۳)

روتی ہوں میں، کسی کا کچھ اس میں ضرر نہیں
درد جگر مرے ہے کسی کو خبر نہیں
کم ہوگا شور و شین کبھی عمر بھر نہیں
میں کیا کروں کہ قابو میں بالکل جگر نہیں
خاک اس کو چین آئے، جگر جس کا ٹوٹ جائے
وہ کس طرح نہ روئے، پدر جس کا چھوٹ جائے

(۱۴)

میں بے پدر ہوں کس لئے مجھ کو ستاتے ہیں
خود آپ رو رہی ہوں بھلا کیوں رُلاتے ہیں
ہمسائے کے تو ہاتھ سے راحت اٹھاتے ہیں
یہ کیا ہے گھر میں بھی نہیں ہم رونے پاتے ہیں
داغ پدر کے ملنے سے بے جاں بتولؑ ہے
دنیا میں چند روز کی مہماں بتولؑ ہے

(۱۵)

شیر خدا بھی رونے لگے اور یہ کہا
تم کو یہ اختیار ہے اے بنت مصطفیٰؐ
لکھا ہے پھر بقیع میں شہؑ نے علاحدہ
بنوایا ایک حجرہ پئے گریہ و بکا
زہراؑ کو لے کے صبح کو حسنینؑ جاتے تھے
اور وقت شام شیر خدا آپ لاتے تھے

(۱۶)

اُس جا پہ خوب روتی تھیں جی اپنا کھول کر
کچھ دن کٹے جو فاطمہؑ نے اِس طرح بسر
لاحق ہوا وہ عارضہ جس میں کیا سفر
ہونا تھا درد پہلو کا گھڑیوں زیادہ تر
ہر دم پدر کی یاد تھی اور شور و شین تھا
پہلو کے درد سے نہ کسی وقت چین تھا

(۱۷)

باقی رہی جو رحلت زہراؑ میں ایک شب
نیند آ گئی بتولؑ کو بس ضعف کے سبب
لکھا ہے خواب میں نظر آئے رسولؐ رب
فرمایا میرے پاس تم آؤ گی جلد اب
سنتے ہی یہ جناب رسالت مآبؐ سے
گھبرا کے آنکھیں کھول دیں زہراؑ نے خواب سے

(۱۸)

فرمایا کل ضرور مری ہوئے گی قضا
باقی تھی جتنی رات بسر کی بصد بکا
جب صبح کا فلک پہ سپیدہ عیاں ہوا
تیار خاصہ بہر حسینؑ و حسنؑ کیا
کھانا کھلا کے ہاتھ بھی ان کے دھلا دیئے
نہلا کے نور چشموں کو کپڑے پہنا دیئے

(۱۹)

دولت سرا میں آئے امام فلک مقامؑ
دیکھا کہ آپ کرتی ہیں خود گھر کے سارے کام
گھبرا کے فاطمہؑ سے یہ کرنے لگے کلام
اس ضعف میں یہ کام کئے تم نے کیوں تمام
مجھ سے بیان تو کرو کیسا مزاج ہے
پہلو کے درد میں کہو تخفیف آج ہے

(۲۰)

یہ سن کے خوب روئی وہ مخدومۂ زمن
حسرت سے دیکھ کر یہ کئے یاس کے سخن
بس اب شفا نہ ہوگی بمعبود ذوالمنن
نزدیک ہے وفات میری یا اباالحسنؑ
اس شب کو نیند آئی جو مجھ دل ملول کو
اس طرح میں نے خواب میں دیکھا رسولؐ کو

(۲۱)

جس گھر میں ہیں رسولؐ وہ ہے موتیوں کا گھر
بس بے قرار ہوگیا دل میرا دیکھ کر
کی عرض میں نے جوڑ کے ہاتھوں کو اے پدر
اب آپ کے فراق میں بیتاب ہے جگر
مہلت ملی نہ فاطمہؑ کو شور وشین سے
سوئی نہ بعد آپ کے اک شب بھی چین سے

(۲۲)

مجھ سے یہ سن کے ختم رسلؐ نے کیا بیاں
تم سے زیادہ غم ہے تمہارا مجھے یہاں
پر عنقریب آؤ گی تم اے پدر کی جاں
کل ایک رات اور ہو دنیا میں میہماں
آرام سے بسر یہاں دن رات ہوئے گی
کل باپ سے ضرور ملاقات ہوئے گی

(۲۳)

اُٹھی جونہی میں خواب سے اے شاہ نیک ذات
دل کو ہوا یقیں کہ ہوئی قطع اب حیات
شب تک ضرور جانئے ہوگی مری وفات
چھٹتا ہے میرا اور حسینؑ وحسنؑ کا ساتھ
تقدیر مجھ کو ان کی نہ شادی دکھائے گی
یہ داغ لے کے فاطمہؑ دنیا سے جائے گی

(۲۴)

ٹکڑے کلیجہ ہوتا ہے اس رنج سے مرا
جس دم سفر ہمارا زمانے سے ہوئے گا
اور آپ ہوں گے درد جدائی میں مبتلا
اک حشر ہوگا گھر میں مرے ہر طرف بپا
کہرام دیکھ کر نہ کہیں یہ دہل پڑیں
ٹکڑے نہ ہو کے منہ سے کلیجے نکل پڑیں

(۲۵)

کون ان کے ناز بعد ہمارے اٹھائے گا
پھر کون ان کو آن کے کھانا کھلائے گا
پھر کون ان کو سینے کے اوپر سلائے گا
پھر کون ان کے گیسوئے مشکیں دھلائے گا
حالت تباہ ہوگی ہر اک نور عین کی
خدمت کرے گا کون حسنؑ اور حسینؑ کی

(۲۶)

حسرت کے ان کلاموں سے تھرا گیا جگر
بے اختیار رونے لگے شاہؐ بحر و بر
فرمایا پھر یہ فاطمہؑ کی سمت دیکھ کر
جس روز سے رسولؐ خدا نے کیا سفر
فرقت میں اُس جناب کے دم بھر نہ چین تھا
ظلم و جفا کے سامنے تھے شور و شین تھا

(۲۷)

پر دیکھتا تھا جب تمہیں اے اشرف النسا
تسکین ہوتی تھی دل بیتاب کو ذرا
آیا ہے اب تمہاری جدائی کا سامنا
پھر تازہ ہوتا ہے غم محبوب کبریا
اب زیادتی جو ہوگی مرے اضطرار کو
تسکین کس سے ہوگی دل بے قرار کو

(۲۸)

حضرت سے فاطمہؑ نے کہا ہو کے اشکبار
جس طرح ان کے غم میں کیا صبر اختیار
مجھ کو بھی صبر کیجئے اے شاہؐ نامدار
یہ باتیں سن کے ہو گئے حسنینؑ بے قرار
اس یاس کے کلام سے کس طرح کل پڑے
آنکھوں سے شاہزادوںؑ کے آنسو نکل پڑے

(۰)

[اب میری عمر ختم ہے، بس اور کیا کہیں
اے بوالحسن وصیتیں مری ذرا سنیں
اپنے ہی ہاتھ سے مرا غسل و کفن کریں
اور آپ ہی نماز جنازہ مری پڑھیں
ہے دوسری یہ عرض بھی والا تبار سے
بچوں کو میرے پالئے گا لاڈ پیار سے]

(۴۵)(۱)

یہ عرض تیسری ہے نہ دل سے بھلائیو
مرنے کے بعد بھی نہ مجھے بھول جائیو
اور قبر کا نشان کئی جا بنائیو
مرقد پہ میرے فاتحہ پڑھنے کو آئیو
تم سے علیحدہ نہیں اے شاہ دیںؑ رہی
واقف ہیں آپ میں کبھی تنہا نہیں رہی

(۴۶)

اور چوتھی ہے یہ عرض کہ اے شاہؐ دوسرا
جس دم جہاں سے فاطمہ زہراؑ کرے قضا
لے جانا گھر سے رات کو تابوت تم مرا
اور شب کو دفن کرنا مجھے بہرِ کبریا
جن لوگوں نے ستم کیا مجھ پر زمانے میں
وہ ہوں شریک میرے نہ مرقد بنانے میں

(۴۷)

اور پانچویں یہ عرض ہے اے شاہ بحر و بر
تم بعد میرے عقد کسی سے کرو اگر
اس بات میں یہ مرضیٔ زہراؑ ہے سر بسر
ہیں جو امامہ دختر زینب وہ خوش سیر
کوئی ملے گا دوست نہ ان سے سوا مرا
کرنا انہیں سے عقد یہ ہے مدعا مرا

(۴۸)

کچھ (آپ) بھی سمجھئے کہ مطلب ہے اس سے کیا
بیٹی ہے یہ بہن کی مری صاحب وفا
میری طرح سے ہے مرے فرزندوں پر فدا
الفت انہیں کمال ہے اے شاہ دو سرا
پالیں گی دل سے میرے ہر اک نور عین کو
راحت سے یہ رکھیں گی حسنؑ اور حسینؑ کو

(۱) ۲۹ویں بند سے ۴۴ویں بند کے صفحات نہیں مل سکے

(۴۹)

سن کر کلام یاس کو روئے شہؑ زماں
باراں کی طرح اشک مسلسل ہوئے رواں
فرمایا جانا یاں سے جو تم جانب جناں
اور ہو نبیؐ سے تم سے ملاقات جب وہاں
اس دم بھلانا دل سے نہ اس دل کباب کو
تسلیم عرض کرنا رسالت مآبؐ کو

(۵۰)

لکھتا ہے راوی کہتے تھے یہ شاہ دیں پناہؑ
روتے ہوئے حسینؑ وحسنؑ آئے گھر میں آہ
حضرت کی ان کو دیکھ کے حالت ہوئی تباہ
تشریف لایا حجرے سے وہ کل کا بادشاہؑ
فرمایا شاہزادوںؑ سے کیوں بے قرار ہو
جلدی بتا دو کس لئے تم اشکبار ہو

(۵۱)

فرزندوں نے یہ عرض کی اے شاہ با کرمؑ
روضے پہ نانا جاں کے یاں سے گئے جو ہم
سنتے تھے ہم صدا یہ پیمبرؐ کی دمبدم
اے نور چشم و راحتِ جانِ شہ امم
گھر جا کے ماں کا آخری دیدار دیکھ لو
رحلت جہاں سے کرتی ہیں اک بار دیکھ لو

(۵۲)

اس غم سے بے قرار ہیں اپنے دل حزیں
باقی دلوں میں تاب جدائی کی اب نہیں
سو اس لئے ہم آئیں ہیں اے شاہؑ مومنیں
پہلو میں اپنی والدہ کے بیٹھ کر قریں
آخر تو اب بچھڑتے ہیں دلدار فاطمہؑ
اک بار اور دیکھ لیں دیدار فاطمہؑ

(۵۳)

یہ کہہ کے آئے حجرے میں زہراؑ کے گلعذار
دیکھا جو ماں کو غش میں ہوئے اور بے قرار
قدموں پہ آنکھیں مل کے یہ کہتے تھے بار بار
یہ نور عین آپ پہ سو جان سے نثار
ٹکڑے جگر ہے آنکھوں کو اک بار کھولیئے
اماں خدا کے واسطے کچھ ہم سے بولیئے

(۵۴)

آنکھوں کو غش سے فاطمہ زہراؑء نے وا کیا
دیکھا کہ پاس بیٹھے ہیں فرزند مہ لقاؑ
پھیلا کے ہاتھ سینے سے اپنے لگا لیا
دیکھا نگاہ یاس سے اور رو کے یہ کہا
لو الوداع رخصت زہراؑ قریب ہے
اے نور چشمو! رحلت زہراؑ قریب ہے

(۵۵)

کچھ لطف زندگی کا نہ مطلق ملا مجھے
کیسا تمہاری شادی کا ارمان تھا مجھے
قسمت سے بس یہ ایک رہے گا گلہ مجھے
سہرا نہ دیکھا بیاہ کا آئی قضا مجھے
دولہا تمہیں بنایا نہ اے جان فاطمہؑ
صد حیف کوئی نکلا نہ ارمان فاطمہؑ

(۵۶)

یہ سن کے ڈھاڑیں مار کے روئے وہ نیم جاں
دل تھام کے تڑپ کے کہا ہائے اماں جاں
نزدیک تھا کہ دونوں کے تن سے ہو جاں رواں
گھبرا گئے یہ دیکھ کے سلطان دو جہاں
فرزندوں کے خیال سے ضبط بکا کیا
زہراؑ سے نور چشموں کو جلدی جدا کیا

(۵۷)

دولت سرا سے لے چلے ان کو شہؑ ہدا
یاں غش سے فاطمہؑ کو افاقہ ذرا ہوا
درگاہ کبریا میں یہ کی رو کے التجا
دیتی ہوں تجھ کو تیرے پیمبرؐ کا واسطہ
شیعوں کو میرے ہر گھڑی راحت نصیب ہو
دنیا میں چین، حشر میں جنت نصیب ہو

(۵۸)

رو رو کے کردگار سے کرتی تھیں یہ سوال
شدت ہوئی جو ضعف کی معصومہ پر کمال
اتنی جرح میں اور طبیعت ہوئی نڈھال
بس بنت مصطفیؐ کا ہوا اور غیر حال
آواز پھر نہ ضعف سے باہر نکل سکی
آخر کو آیا غش نہ طبیعت سنبھل سکی

(۵۹)

غش میں ہوئی جو دیر تو اسما نے آن کر
چادر ہٹا کے روئے مبارک پہ کی نظر
دیکھا جہاں سے کر گئیں فردوس کا سفر
پوچھا یہ شاہزادوں نے اسما سے یک دگر
کیوں خیر تو ہے کس لئے رنج و ملال ہے
اماں کے کیا مزاج مبارک کا حال ہے

(۶۰)

کی عرض شاہزادوں سے یہ ہو کے اشکبار
کیا پوچھتے ہیں آپ ہوا حشر آشکار
اماں تمہاری مر گئیں دے صبر کردگار
یہ سن کے بے قرار ہوئے دونوں گلعذار
بس کہہ کے ہائے والدہ غش کھا کے گر پڑے
نزدیک تھا کہ عرش بھی تھرا کے گر پڑے

(۶۱)

دولت سرائے خاص میں رونے کا غل اٹھا
چلائے سب کہ فاطمہ زہراؑ نے کی قضا
عرصے کے بعد ہوش جو شہزادوں کو ہوا
ہاتھوں سے دل کو تھام کے رو رو کے یہ کہا
آواز نوحہ آتی ہے کون و مکان سے
اماں ہماری کر گئیں رحلت جہان سے

(۶۲)

ایسا بھی انقلاب زمانے میں کم ہوا
گردش سے چرخ پیر کی کیا کیا ستم ہوا
نانا کے بعد اور یہ اب غمؐ پہ غم ہوا
اس صغر سن میں آہ الم پر الم ہوا
قسمت نے کیا کیا یہ حسنؑ اور حسینؑ سے
اب پرورش کرے گا ہمیں کون چین سے

(۶۳)

باہر سے پھر تو گھر میں شہ نامدارؑ آئے
بیزار زندگی سے شہ ذوالفقارؑ آئے
پر ہاتھوں سے سنبھالے دل بے قرار آئے
بالین پر بتولؑ کی پھر اشکبار آئے
سنبھلا نہ دل وصیِ رسالت مآبؐ سے
چادر ہٹائی چہرۂ پر آب و تاب سے

(۶۴)

شہؑ کا وفور غم سے کلیجہ ہوا کباب
باہر پھر آ کے غسل کا ساماں کیا شتاب
دولت سرائے خاص میں با رنج و اضطراب
تابوت لائے جلد امامؑ فلک جناب
شیر خدا نے آپ ہی غسل و کفن دیا
کافور سے حنوط بہ رنج و محن کیا

(۶۵)

چاہا کہ باندھیں بند کفن وا مصیبتا
صدمے سے کانپا شہؑ کا بدن وا مصیبتا
روئے بہت امام زمنؑ وا مصیبتا
فرمایا یہ بدرد و محن وا مصیبتا
اس وقت کس طرح سے مرے دل کو کل پڑے
نزدیک ہے کہ منہ سے کلیجہ نکل پڑے

(۶۶)

اے دختران فاطمہؑ آؤ قریب آؤ
آنسو ابھی نہ فرقت زہراؑ میں تم بہاؤ
اسمؔا کو اور فضہؑ کو ہمراہ اپنے لاؤ
اور اے حسنؑ حسینؑ ذرا ماں کو دیکھ جاؤ
اب آج سے نہ دیکھوگے ہیہات پھر کبھی
جز حشر کے نہ ہوگی ملاقات پھر کبھی

(۶۷)

سن کر کلام شاہ اممؑ وا مصیبتا
آئے قریب نعش حرم وا مصیبتا
کہتے تھے یہ بدرد و الم وا مصیبتا
جیتے رہے جہان میں ہم وا مصیبتا
روتے ہی روتے باپ کی فرقت میں مر گئیں
رحلت بتولؑ ہائے زمانے سے کر گئیں

(۶۸)

کرتے ہیں آگے اب یہ بیاں شیر کبریا
دیکھا یہ میں نے پھر بخداوندِ دو سرا
حسنین لپٹے لاش سے جب وا مصیبتا
میت سے آہ سرد کی آنے لگی صدا
پھر ضبط ہوسکا نہ دل بے قرار سے
باہیں گلوں میں ڈال دیں زہراؑ نے پیار سے

نوٹ: یہ مرثیہ ناقص صورت میں دستیاب ہوا ہے یعنی شروع کے چار بند، بیچ کے سولہ بند اور آخر کے کتنے بند غائب ہیں نہیں معلوم۔

بقیہ۔۔۔مرثیہ در حال حضرت فاطمہ صغریٰ بنت سید الشہداؑ

(۱۴۶)

اُس نے کہا، ہاں کرب و بلا میں وہ مکیں ہیں
رو کر کہا صغریٰ نے کہ ہاں ٹھیک وہیں ہیں
کچھ دن سے سنا ہے اُسی جا پر شہ دیں ہیں
اب دیکھئے آتے بھی یہاں ہیں کہ نہیں ہیں
عرضی جو مسیحا کو مری دیجیو قاصد
کچھ حال زبانی بھی بیاں کیجیو قاصد

(۱۴۷)

کہنا کہ جدائی میں عجب حال ہے اُس کا
جس دن سے وطن سبط پیمبرؐ نے ہے چھوڑا
آرام کبھی آٹھ پہر میں نہیں آتا
آنکھوں پہ ورم ہو گیا، چھٹتا نہیں رونا
باقی نہیں اب تاب جدائی کی جگر میں
جانے نہیں کیوں دیر لگائی ہے سفر میں

(۱۴۸)

اور ہوئے جو ہم شکل پیمبرؐ سے ملاقات
کہنا کہ خبر تم کو بہن کی نہیں ہیہات
مشتاق رہا کرتی ہے آنے کو وہ دن رات
کرتی تھی گلہ، بھائی نے پوچھی نہ مری بات
کس کام میں مصروف ہیں پھر کر نہیں آتے
کیوں لینے کو بھیّا علی اکبرؑ نہیں آتے

نوٹ: یہ مرثیہ ناقص الطرفین ہے شروع کے ایک سو چوبیس بند کے پہلے کے بند میسر نہیں ہیں اور ایک سو اڑتالیسویں بند کے بعد کتنے بند غائب ہیں نہیں معلوم۔